کلمہ توحید کی حفاظت کا عزم

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍دسمبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی:

قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ (آل عمران: ۶۵)

پھر فرمایا:

یہ وہ دعوت ہے جو ایک مشترک کلمہ کی طرف ایسے اہل کتاب کو دی گئی تھی جو اس کلمہ کا جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایا گیا اس کے صرف ایک جزو پر یعنی نصف پر ایمان رکھتے تھے اور یہ دعوت آج سے چودہ سو برس سے کچھ اوپر سال پہلے آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے اہل کتاب کو دی گئی تھی۔

یہ آیت کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی ہے عظیم الشان مضامین پر مشتمل ہے اور آج کی دنیا کے جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے بھی ایک ایسا روشن اور بین اصول دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے جس کے نتیجہ میں بہت سے جھگڑے جو اس زمانہ کے انسان کو مصیبت اور عذاب میں مبتلا کئے ہوئے ہیں بڑی آسانی کے ساتھ طے ہو سکتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اختلاف کی طرف انسان نگاہ کر کے

نفرتوں کے بیج بوئے، اس قدر اشتراک کی طرف نظر دوڑائے جو مختلف قوموں کے درمیان اختلافات کے باوجود موجود رہتی ہے اور اس کے ذریعہ محبت کے بندھن استوار کرے۔ یہ روح ہے اس آیت کریمہ کی جس کی روشنی میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ان اہل کتاب کو یہ دعوت دی جو آپؐ کو جھوٹا سمجھتے تھے، ان اہل کتاب کو یہ دعوت دی جو آپؐ کی تکذیب میں فخر کرتے تھے، ان اہل کتاب کو یہ دعوت دی جنہوں نے آپؐ کی دشمنی میں کوئی بھی ذریعہ ایسا نہ چھوڑا جس سے آپؐ کو یا آپؐ کے ماننے والوں کو ہلاک کیا جاسکتا ہو اور انہوں نے اختیار نہ کیا ہو۔ نفرتیں پھیلائیں، شعروں میں ہجو کہی اور سارے عرب میں اس ہجو کو مشتہر کیا، گندے اور جھوٹے ناپاک الزامات لگائے، ساحر کہا، کبھی مسحور کہا، کبھی جادوگر بتایا، کبھی وہ جس کے جادو کے اثر سے حواس مختل ہو چکے ہوں، کبھی عاشق قرار دیا، کبھی مجنون، کبھی شاعر ٹھہرایا، کبھی محمد مصطفیٰ ﷺ کے پاک نام کو بدل کر مذمم کہنا شروع کر دیا۔ ہر قسم کے چرکے جو زبانیں لگا سکتی تھیں وہ بھی آپؐ پر لگائے اور ہر قسم کے زخم جو تلواریں لگا سکتی تھیں وہ بھی آپؐ کے بدن پر لگائے اور ہر وہ وار جو نیزے سینہ پر کرتے ہیں اور سینوں کو چھلنی کر دیا کرتے ہیں وہ وار بھی آپؐ کے سینوں پر چلائے گئے۔ کوئی دکھ کی کوئی قسم انسان ایسی سوچ نہیں سکتا جو آپؐ کو دی نہ گئی اور بظاہر یوں معلوم ہوتا کہ پھر اس کے بعد قدر اشتراک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی۔ بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اب دو قومیں ہمیشہ کے لئے پھٹ چکی ہیں اور ان کے ایک مقام پر اکٹھے ہونے کی کوئی سبیل نہیں رہی۔ ایسی نفرتوں کے معراج کے وقت ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے یہ انسانیت کا عظیم الشان پیغام اور درس قوموں کو دیا:

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ

اب بھی یہ قدر اشتراک ہمارے درمیان موجود ہے، تم مجھے جھوٹا بھی کہو تو اپنے خدا کو تو جھوٹا نہیں سمجھتے، اس کی محبت کے تو دعویدار ہو پس اگر تم خدا کی محبت کے دعوے میں سچے ہو تو پھر آؤ اسی کلمہ پر ہم اتحاد کر لیتے ہیں اور یہ مشترک اعلان کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہم کسی غیر کی عبادت نہیں کریں گے اور اپنے رب کے سوا کسی کو معبود نہیں ٹھہرائیں گے۔ یہ نصف کلمہ تھا اور باوجود اس کے کہ دوسرے نصف حصہ پر وہ ایمان نہیں رکھتے تھے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ پر ان کا قطعاً کوئی ایمان نہیں تھا

اور اس کی بنا پر ساری دشمنی کا سلوک انہوں نے کیا تب بھی حضرت اقدس محمد ﷺ نے ان نفرتوں کو بھلا کر اس قدر مشترک کی طرف قوم کو بلایا۔

آج میں جن سے مخاطب ہوں وہ کلمہ کے دونوں جزو پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ **لا الہ الا اللہ** اور اس بات کا بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ **محمد عبدہٗ و رسولہ** اور اس کے باوجود کلمہ کے ان دونوں اجزا کی وجہ سے محبت کی بجائے دشمنی کا بیج بو رہے ہیں اور نفرتیں پھیلا رہے ہیں اور آج یہ غلامانِ مصطفیٰؐ ہونے کے دعوے دار، یہ محبّ خدا ہونے کے دعوے دار کلمہ کے پہلے جزو کو بھی اس نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں اور دوسرے جزو کو بھی اس نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں کہ احمدیوں کے در و دیوار پر، ان کی مساجد پر، ان کے محراب و منبر پر جہاں بھی کلمہ ان کو لکھا ہوا دکھائی دیتا ہے ان کے دل نفرت اور غیظ و غضب سے بھڑک اٹھتے ہیں، یہ عجیب دور ہے!

کلمہ ہے کیا؟ کلمہ تو عبدیت اور الوھیت کے کامل اتصال کا نام ہے۔ کلمہ تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اس معراج کا مظہر ہے جس نے بندہ کو خدا سے ملا دیا تھا اور جس سے اوپر وصل کا کوئی مقام نہیں ہے، کلمہ تو وہ نور ہے جو تاریکیوں کو روشن کرتا ہے، کلمہ تو وہ آب حیات ہے جس سے مردہ دل زندگی پاتے ہیں اور جس سے زندوں کو ایک ایسی لازوال حیات نصیب ہوتی ہے کہ جو موت کے نام سے نا آشنا ہو۔ وہ کلمہ ہی ہے جو آسمان کو بھی روشن کئے ہوئے ہے اور زمین کو بھی روشن کئے ہوئے ہے۔

یہی وہ کلمہ تھا جو پاکستان کی تعمیر کا موجب بنا، یہی وہ کلمہ تھا جس کی بنا پر اس زمانہ میں جب کہ پاکستان کی تعمیر خطرہ میں تھی، کیا سُنی اور کیا غیر سُنی، کیا شیعہ، کیا بریلوی اور کیا غیر بریلوی اور کیا احمدی تمام اس کلمہ کی حفاظت کے لئے اس کلمہ کی خاطر ایک وطن قائم کرنے کے لئے دل و جان کے ساتھ ایک جہاد میں مصروف تھے اور اس جہاد کی صف اول میں احمدی اسی طرح شامل تھے جس طرح دیگر فدایان کلمہ توحید شامل تھے۔ لاکھوں جانیں قربان ہوئیں اس جد و جہد میں، اتنا خون بہا کہ جو اگر دریاؤں میں بہتا تو دریاؤں کو سرخ کر دیتا، اَن گنت بچے یتیم بنائے گئے، ان گنت عورتوں کے سہاگ لٹے لیکن قوم نے کلمہ توحید کو نہیں چھوڑا اور یہ اسی کلمہ توحید کی برکت تھی کہ وہ توحید جو کبھی آسمان

میں رہتی تھی وہ زمین پر اتر آئی اور وہ دن تھے جب برصغیر میں مسلمان ایک ملت واحدہ کے طور پرا بھرے تھے۔اسی کلمہ کی برکت نے پاکستان کو بنایا اور وہ علماء جو اسلام کے نام پر پاکستان کی مخالفت کرتے تھے کلمہ نے ان کی طاقتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور وہ عظیم الشان عوام کے پلیٹ فارم جن پر کھڑے ہو کر وہ قائد اعظم اور پاکستان کو گالیاں دیتے تھے، وہ پلیٹ فارم جن کو وہ مضبوط اور طاقتور سمجھتے تھے، وہ ان کے پاؤں کے نیچے سے ایک بہتی ہوئی ریت کی طرح نکل گئے اور تمام امت مسلمہ کلمہ کے نام پر قائد اعظم کے گرد اکٹھی ہوگئی۔

وہ شہدا جنہوں نے جانیں دیں اس ملک کے لئے، ان کے وہم وگمان میں اور ان کے تصور میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ ایسا بدقسمت زمانہ بھی ظاہر ہونے والا ہے، ایسے بدبخت دن بھی اس پاک وطن کو دیکھنے ہوں گے کہ اسلام کے نام پر ایک حکومت کے کارندے مجسٹریٹ کیا اور پولیس کے سپاہی کیا، حوالدار کیا اور تھانیدار کیا، یہ سارے بالٹیوں میں سیاہیاں بھرے ہوئے، ہاتھوں میں برش پکڑے ہوئے کلمہ مٹانے کے لئے نکل رہے ہوں گے اور ان کے ساتھ مولویوں کا ایک ٹولہ ہوگا، کچھ اُن کے چیلے چانٹے ہوں گے اور وہ یہ نعرے لگا رہے ہوں گے کہ ہم کلمہ مٹانے جائیں گے، ہم کلمہ مٹا کر چھوڑیں گے، ہم گنبد گرانے جائیں گے ہم گنبد گرا کر چھوڑیں گے، ہم قبلہ بدلانے جائیں گے ہم قبلہ بدلا کر چھوڑیں گے۔

یہ بدبخت دن بھی پاکستان کو دیکھنے نصیب ہونے تھے اور یہ کوئی فرضی قصہ نہیں جو میں آپ کو بتارہا ہوں یہ نعرے واقعتہً بہت سی دیوبندی مسجدوں سے بلند ہوئے اور یہ پھیلتے چلے جارہے ہیں، ان کے جلسوں میں بھی یہ نعرے بلند ہو رہے ہیں، ان کی نجی محفلوں میں بھی یہی باتیں ہو رہی ہیں کہ یہ وہ نعرے ہیں جو عوام کے دل کو پکڑ لیں گے، ان نعروں کی برکت اور ان نعروں کی قوت سے تم باطل کو مٹادو گے یعنی باطل کیا کلمہ توحید **اشهد ان لااله الا الله و اشهدان محمدًارسول الله** اب یہ ان کی نگاہ میں باطل بن چکا ہے اور مٹانے والے جہاد کا تصور لے کر مٹانے کے لئے نکل رہے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ ہم سروں پر کفن باندھ کر نکلیں گے اور کوئی دنیا کی طاقت ہمارے ہاتھ روک نہیں سکے گی، کوئی دنیا کی قوت ہمارے قدم نہیں تھام سکے گی، ہم جائیں گے اور احمدیوں کو قتل و غارت کرتے ہوئے پاکستان کی گلیوں میں خون کی ندیاں بہا دیں گے اور ان کی مسجدوں کے رخ پلٹا دیں

گے، قبلہ بدلا دیں گے، کلمہ کو مٹا دیں گے اور وہ گنبد جو مسجد کی تصویر لئے ہوئے آسمان سے توحید کی باتیں کرتے ہیں ان گنبدوں کو ہم گرا دیں گے۔

عجیب یہ زمانہ پلٹا ہے کہ پہلے وقت کے انسان کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ ایک وہ وقت تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرتدین سے اور باغیوں سے لڑائی میں مصروف تھے اور شدید بدارادوں کے ساتھ عرب میں ایک نہایت ہی خوفناک بغاوت اسلام کے خلاف رونما ہو چکی تھی۔ قبائل میں اتنا جوش پیدا کر دیا گیا تھا کہ فوج در فوج لوگ مدینہ کو گھیر رہے تھے اور اسلام کا نام مٹانے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ ایسے شدید اور خوف ناک وقت میں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مجاہدین کو یہ ہدایت دی کہ اگر تمہیں خدا فتح نصیب کرے اور یقیناً تمہیں خدا فتح نصیب کرے گا تو جو لوگ محمد مصطفیٰ ﷺ کے قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا، جو ہماری نماز ادا کرتے ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا، جو ہماری زکوٰۃ ادا کرتے ہیں ان کو کچھ نہیں کہنا اور کجا یہ اعلان آج حضرت ابوبکر صدیقؓ کا نام لے کر کیا جا رہا ہے اور انہیں کے حوالے سے کیا جا رہا ہے کہ جو اس قبلہ کی طرف منہ کرتے ہیں ان کی گردنیں کاٹ دو جب تک کہ وہ قبلہ نہ بدل دیں اور جو اسلامی نماز ادا کرتے ہیں ان کو مار مار کر ہلاک کر دو جب تک کہ وہ اس نماز کو ادا کرنا نہ چھوڑ دیں جو محمد مصطفیٰ ﷺ کی نماز ہے اور جو اسلامی زکوٰۃ دیتے ہیں ان کی زکوٰۃ ان کے منہ پر مارو اور وہ ہاتھ کاٹ دو جن سے وہ زکوٰۃ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک ہی اعلان ہیں دونوں، جب قوم پاگل ہو جایا کرتی ہے تو کچھ ہوش نہیں رہتی وہ کہہ کیا رہی ہے اَمۡ عَلٰی قُلُوۡبٍ اَقۡفَالُهَا ﴿۲۵﴾ (محمد: ۲۵) کا منظر ہے، یہ تدبر نہیں کرتے قرآن پر یا پھر ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں۔

ایک ایسی ہی کیفیت سے آج بدقسمت پاکستان گزر رہا ہے جہاں کے علما کا ایک طبقہ بھی حکومت کی سربراہی اور حکومت کے سائے تلے یہ ظالمانہ حرکتیں کرتا چلا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو ان کے ہاتھ روکے اور کوئی نہیں جو ان کو عقل دے کہ دیکھو! تم اپنی ہلاکت کے سامان مت پیدا کرو، کلمہ مٹانے والوں کو خدا کی تقدیر ہمیشہ مٹا دیا کرتی ہے لیکن وہ دن بدن بجائے غور کرنے کے، بجائے سمجھنے کے بجائے تنبیہات کو سن کر ان پر عمل کرنے کے وہ جسارت میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ ان کے نعرے نہایت ہی ظالمانہ اور خوفناک نعرے بن چکے ہیں جن کا اسلام سے کوئی دور کا تعلق بھی باقی نہیں رہا اور

پھر ایسے لوگ ہیں وہ جو اپنے آقاؤں کی عزت کا بھی خیال نہیں کرتے جن سے لے کر کھاتے ہیں ان کی بدنامی کرنے میں بھی ان کو کوئی باک نہیں ہے۔

چنانچہ یہی علما جو دیو بندی علما ہیں اس وقت جنہوں نے اپنے ہاتھ میں کلمہ مٹانے کا جھنڈا اٹھایا ہوا ہے یہ اپنی مجالس میں اپنے دوستوں کے سامنے بڑی تعلّی سے یہ باتیں کرتے ہیں کہ احمدی ہمارے سامنے کیا چیز ہیں ہمارے ساتھ مذہبی امور کی وزارت ہے، ہم جیل میں بھی ہوں تو ٹیلیفونوں پر ہمارے رابطے ہوتے ہیں وزراء سے اور وہ ہمیں پیغام دیتے ہیں اور وہ ہمارے نائبین کے طور پر کام کرتے ہیں۔ یہ احمدی کیا اور ان کا کلمہ کیا یہ ان کی طاقت کی باتیں یہ سب قصے ہیں پوری حکومت کی مشینری ہمارے ساتھ ہے یعنی اپنے فخر اپنی تعلّی میں اتنا خوف بھی نہیں کرتے، اتنی حیا بھی نہیں کرتے کہ جن کے ہاتھ سے لیکر ہم کھا رہے ہیں ان کی عزت کا خیال کریں، ان کو کیوں بدنام کرتے ہیں؟ وہ حکومت جو ساری دنیا میں یہ اعلان کر رہی ہے کہ ہمارا کوئی تعلق نہیں، ہم مجبور ہیں، مولوی ہمیں تنگ کر رہا ہے اسی حکومت کے متعلق وہی کارندے کھلم کھلا فخر سے بیان کرتے پھر رہے ہیں اور یہ عام بات پھیلتی چلی جا رہی ہے اور ہر دنیا کے انسان کو معلوم ہوتی چلی جا رہی ہے کہ یہ کہانی یہ قصہ کیا ہے یہ ڈرامہ کیا کھیلا جا رہا ہے؟ چنانچہ عجیب وغریب باتیں یہ خود مشہور کرتے ہیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس میں کہاں تک صداقت ہے لیکن جو کچھ پیچھے ہوتا رہا ہے اس کو سمجھنے کیلئے یہ چابیاں ضرور تھما دیتے ہیں۔

چنانچہ اب یہ کہا جا رہا ہے کہ ہمیں تو وزارت مذہبی امور کی طرف سے باقاعدہ ہدایت ملی ہے کہ تم لوگ کھلم کھلا حکومت کو بھی بے شک گالیاں دو اور یہ اعلان کرو کہ اگر ضیاء نے یا گورنر صاحب نے ہماری بات نہ مانی تو ہم خون کی ندیاں بہا دیں گے تا کہ حکومت کے ہاتھ میں کوئی جواز تو آئے ایسے مزید قوانین پاس کرنے کا جن کی رو سے کلمہ لکھنا ایک جرم عظیم سمجھا جائے گا اس لئے ہم جب کھلم کھلا کہتے ہیں تو مجال نہیں ہے پولیس کی کہ ہمارے اوپر ہاتھ ڈال سکے کیونکہ حکومت کہتی ہے کہ گالیاں دو اور یہ ظاہر کرنے کے لئے گالیاں دو کہ تمہارا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک طرف حکومت بیچاری کو اپنی عزت کی فکر ہے اور دنیا کی نظر میں ذلیل نہ ہونے کا ایسا خیال ہے کہ اپنے وطن میں گالیاں کھا رہی ہے اور دوسری طرف یہ کارندے ایسے بے نصیب اور بے حیا بیچارے ہیں کہ جس عزت کی خاطر وہ گالیاں کھا رہے ہیں اس عزت کو خود سے لٹا رہے ہیں اپنے ہاتھوں سے، گالیاں بھی دے رہے ہیں

اور یہ بھی بتاتے چلے جارہے ہیں کہ بیچ میں اصل کارستانی کس کی ہے سازش کہاں پیدا ہوتی ہے کہاں پرورش پاتی ہے اور کیوں ہم یہ حرکت کر رہے ہیں؟ ایک طرف وہ اس حکومت کو بدنام کر رہے ہیں دوسری طرف سعودی عرب کی حکومت کو بدنام کرتے چلے جارہے ہیں اور کھلم کھلا یہ کہتے ہیں کہ اگر موجودہ حکومت ہمارا ساتھ نہ بھی دے تو ہمارا پیسہ تو سعودی عرب سے آرہا ہے اور سعودی عرب کی حکومت کا رعب اس ملک پر ہے مجال ہے کہ کوئی ہماری بات کو ٹال سکے۔ چنانچہ اب وہ یہ باتیں بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ ہمارا تو وزیر مذہبی امور اور سعودی عرب سے براہ راست تعلق ہے اور اگر ضیاء صاحب یا یہ جرنیل جو چند سمجھتے ہیں کے طاقت ان کے ہاتھ میں ہے اگر یہ چاہیں بھی تو اب ہماری بات کو رد نہیں کر سکتے کیونکہ اصل طاقت کا Axis قائم ہوا ہے محور بن گیا ہے، ہم اور مذہبی امور کی وزارت اور سعودی عرب، یہ براہ راست تعلق ہے ہمارا اور سعودی عرب کے پیچھے امریکہ کی طاقت موجود ہے اس لئے موجودہ حکومت کی مجال نہیں کہ وہ ٹل سکے کسی بات سے تو ادھر ان کو بھی بدنام کر رہے ہیں۔ موجودہ حکومت کے متعلق تو میں جانتا نہیں کہ وہ کیا باتیں ہیں کس حد تک اور کیوں وہ یہ باتیں ہونے دے رہے ہیں یا ان کو ان باتوں کا علم نہیں ہے لیکن سعودی عرب کے متعلق تو میں تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کلمہ توحید مٹانے کی کسی سازش میں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

سعودی عرب کی حکومت تو وہ ہے جو اس وقت منصۂ شہود پر ابھری جب شرک نے خانہ کعبہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا تھا، جب نہایت ہی ناروا حرکتیں ہو رہی تھیں خانہ کعبہ میں جن کا اسلام سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں تھا۔ اس وقت ان کے جد امجد نے عظیم الشان کارنامہ اسلام کی خدمت کا یہ سر انجام دیا کہ مولانا عبدالوھاب کے ساتھ مل کر شرک کے قلع قمع کرنے کی ایک تحریک چلائی جس نے رفتہ رفتہ پھیلتے سارے عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ پہلے سرزمین حجاز سے وہ آواز بلند ہوئی اور پھیلتے پھیلتے وہ حجاز کی زمین سے باہر نکل کر اردگرد کے علاقوں میں بھی پھیل گئی اور اتنی عظیم الشان قوت نصیب ہوئی کلمہ توحید کے نتیجہ میں کہ آج یہ جتنی دولتوں کے مالک بنے ہوئے ہیں، ساری دنیا میں جتنا ان کا نفوذ ہے وہ تمام تر اگر یہ ادنیٰ سا غور کریں تو کلمہ توحید کی برکت سے ہے۔ اگر توحید کی حفاظت میں یہ جہاد نہ شروع کرتے تو ناممکن تھا ان کے لئے خانہ کعبہ اور حجاز کی سرزمین پر قابض ہو جاتے۔ جہاں سے آج تیل کے چشمے ابلے ہیں اور ہرگز بعید نہیں کہ اللہ جو توحید کے لئے بے انتہا غیرت رکھتا

ہے اسی ایک نیکی کے عوض میں کہ کسی زمانہ میں ان لوگوں نے کلمہ توحید کے لئے سردھڑ کی بازی لگائی تھی آج ان کو اس قدر بے شمار دولتوں سے نوازا ہو۔ پس کیسے ممکن ہے، کیسے ہم یقین کریں کہ سعودی عرب کا یہ خاندان جو توحید کے نام پر قائم ہوا اور توحید کے نام پر اس نے جو کچھ پایا، پایا توحید ہی کی برکت اور توحید ہی کی خیرات آج تک کھاتا چلا جارہا ہے، آج ایسا سر پھرا ہو جائے گا کہ کلمہ توحید مٹانے کی سازشیں خانہ کعبہ سے اٹھیں گی۔ یہ ناممکن ہے ہم جانتے ہیں کہ یہ جھوٹے لوگ ہیں ہمیں تجربہ ہے کہ پاکستان کا مولوی ایک اور قسم کی مخلوق ہے اگر ہر مولوی نہیں تو دیوبندی مولوی کے کردار پہچانتے ہیں۔ اتنا جھوٹ بولتے ہیں جیسے شیر مادر بچہ پیتا ہے اس طرح جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں۔

کسی نے منیر انکوائری رپورٹ پڑھی ہو تو وہ ان کے کردار کو شاید پہچان سکے۔ آپ پڑھ کر دیکھیں کس طرح جسٹس منیر اور جسٹس کیانی جو احمدی نہیں تھے اور بڑے عظیم الشان جج تھے ان کی عدالت کے قصے آج تک مشہور ہیں ساری دنیا میں ان کی قوت انصاف اور عدلیہ معاملات میں علم کی شہرت ہے، وہ بڑی بیبا کی اور جرات سے لکھتے ہیں کہ یہ تو بکاؤ لوگ تھے جو ہمیشہ پاکستان کی دشمن طاقتوں کے ہاتھ میں کھیلتے رہے اور جب بھی پاکستان دشمن طاقتوں سے انہوں نے پیسے حاصل کئے پاکستان کے اور دوسرے تمام مسلمانوں کے مفادات کے خلاف بِک جاتے رہے۔ وہی لوگ ہیں یہ جو مسجد شہید گنج کے غازی ہیں لیکن عجیب بدقسمتی ہے قوم کی کہ اتنی کچی یادداشت اتنی کمزور یادداشت کہ ہر دفعہ انہیں بھولتی چلی جارہی ہے۔ لیکن احمدی کی یادداشت تو اتنی کمزور نہیں ہے اس لئے میں کسی قیمت پر بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ سعودی عرب کلمہ توحید کو مٹانے کی سازش میں ان کی پشت پناہی کر رہا ہو۔ جھوٹ بول رہے ہیں، ان کے ساتھ بھی جھوٹ بولتے ہوں گے ان کو جا کر کچھ اور کہانیاں بتاتے ہوں گے اس لئے وہ اپنی سادگی میں اور کم علمی میں ممکن ہے ان کو روپیہ دے رہے ہوں اس سے میں انکار نہیں کرتا کیونکہ وہ ساری دنیا میں جہاں بھی وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی خدمت ہو رہی ہے وہ اپنا روپیہ تقسیم کر رہے ہیں۔ جاپان تک سعودی عرب کا روپیہ پہنچا ہوا ہے، کوریا میں سعودی عرب کا روپیہ پہنچا ہوا ہے، ملائشیا میں پہنچا ہوا ہے، انڈونیشیا میں پہنچا ہوا ہے، بنگلہ دیش میں پہنچ رہا ہے، دنیا کے کونے کونے میں، افریقہ کے ممالک میں پھیل رہا ہے اور جہاں بھی کوئی مسلمان تنظیم یہ فیصلہ کرتی ہے کہ ہم نے اسلام کی خدمت میں کوئی کام کرنا ہے اور سعودی عرب کی

حکومت کو مطمئن کرا دیتی ہے کہ یہ خدمت اسلام کا کام ہے تو وہ اپنے خزانے کھول دیتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ ہم کیسے مان لیں کہ توحید کے علمبر دار توحید کی خیرات کھانے والے اس دولت سے جو توحید کے ہاتھوں انہوں نے پائی، کلمہ توحید مٹانے میں جد و جہد اور کوشش شروع کر دیں گے ناممکن ہے یہ بات ہو نہیں سکتی۔ یقیناً دھوکہ دیا جا رہا ہے۔

مگر بہر حال یہ ہو رہا ہے آج کے زمانہ میں اور ضرورت ہے کہ تمام دنیا کو بتایا جائے کہ اس وقت کیا شکل بن رہی ہے پاکستان کی۔ یقیناً یہ پاکستان کو مٹانے اور صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے نابود کرنے کی ایک نہایت ہی شیطانی چال ہے **کیونکہ یہ تو کوئی مسلمان کمزور سے کمزور بھی ہوا تنا علم تو اس کو بھی ہونا چاہئے کہ کلمہ توحید کو مٹانے کی سازش خدا کبھی پنپنے نہیں دے سکتا، کبھی کامیاب ہونے نہیں دے سکتا اگر کوئی ملک اس سازش میں شامل ہو تو وہ ملک پارہ پارہ کر دیا جائے گا مگر کلمہ توحید کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیا جائے گا۔** اس لئے جب یہ کلمہ پر حملہ کرتے ہیں تو عوام الناس کو پتہ نہیں کہ یہ توحید باری تعالیٰ پر حملہ کر رہے ہیں اور اس ملک پر حملہ کر رہے ہیں جہاں یہ سازش تیار ہو رہی ہے اس لئے بہت ہی گندے دن آنکھوں کے سامنے آ رہے ہیں اس بدقسمت ملک کے لئے جہاں یہ ہو رہا ہے اور اس کے خلاف آواز نہیں اُٹھائی جا رہی یا موثر آواز نہیں اٹھائی جا رہی لیکن نہ ان کو پتہ ہے حقیقت میں نہ ان کے سربراہوں اور ان کے مالکوں کو پتہ ہے کہ اللہ کی تقدیر در پردہ کام ضرور کر رہی ہے۔ ان کو ابھی نظر نہیں آ رہا کہ کیا ہو رہا ہے لیکن ایک عظیم الشان تقدیر الٰہی ہے جو باطن میں ایک الٹ رو چلاتی چلی جا رہی ہے۔ کبھی پاکستان کی تاریخ میں یہ واقعہ نہیں ہوا تھا کہ اینٹی احمدیہ تحریک کے دنوں میں کھلم کھلا بعض مساجد سے احمدیت کی تائید میں اعلان ہونے شروع ہو جائیں یا عوام الناس اور صاحب علم طبقہ میں جگہ جگہ یہ باتیں شروع ہو جائیں کہ یہ سچ پر ہیں اور ان کے مٹانے والے جھوٹ بول رہے ہیں انہوں نے اپنی جہالت میں اب وہاں قدم رکھ دیا ہے جہاں بات کھل چکی ہے اور ویسا ہی مضمون ظاہر ہو رہا ہے کہ

خوب کھل جائے گا لوگوں پر کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کر دینے کا تیرتھ کعبہ ہے یا ہردوار
(درثمین صفحہ:۱۵۳)

اب تو یہ ہر دوار کی باتیں کر رہے ہیں، کوئی زمانہ تھا کہ جب اسلامی حکومتیں سومنات کو مٹانے کے لئے اور کلمہ توحید کو مندروں کے اوپر اور پہاڑوں کے اوپر اور وادیوں میں اور چٹانوں میں نمایاں روشنائی کے ساتھ لکھنے کے لئے جہاد کیا کرتی تھیں۔ آج یہ زمانہ آ گیا ہے کہ سومناتی طاقتیں اسلام کے نام پر کلمہ پر حملہ آور ہو رہی ہیں، آخر کتنے بھی لوگ غافل ہوں اتنے اندھے بھی تو نہیں۔ چنانچہ اس وقت پاکستان کی اطلاعوں کے مطابق ایک گہری رو چل پڑی ہے بڑی نمایاں طور پر جو دن بدن Surface کی طرف یعنی باہر کی سطح کی طرف حرکت کرتی چلی آ رہی ہے اور اس کی تھرتھراہٹ کو یہ جاہل لوگ محسوس نہیں کر رہے مگر ہم دیکھ رہے ہیں اور کہیں کہیں اس کے بلبلے اُٹھنے بھی لگے ہیں چنانچہ یہ بھی ایک عجیب ہے Irony of Fate جس کو کہتے ہیں یعنی تقدیر کا مذاق ہے ان لوگوں کے ساتھ کہ وہ بریلوی جن کو یہ مشرک کہا کرتے تھے، وہ بریلوی جن کے متعلق یہ کہتے تھے کہ ان کا اسلام سے کوئی تعلق بھی نہیں یہ تو بنارس کے پنڈت ہیں، یہ تو بت پرست ہیں، یہ تو قبروں کو سجدہ کرنے والے ہیں، ہم ہیں دیو بندی جو کلمہ توحید کے محافظ ہیں۔ آج یہ عجیب کھیل کھیلا ہے قدرت نے ان دیو بندیوں کے ساتھ کہ یہ کلمہ توحید کو مٹانے والے بن رہے ہیں اور بریلوی مسجدوں سے لعنت برس رہی ہے ان کے اوپر کہ کچھ حیا کرو، احمدی جو کچھ بھی ہیں کلمہ توحید تو لکھتے ہیں اور کلمہ توحید کی خاطر مارے جا رہے ہیں، ہم نہیں کہیں گے تمہارے مرنے والوں کو شہید ہاں جو کلمہ توحید مٹانے والوں کو روکتے ہوئے مارا جائے گا۔ وہ شہید ہے اگر شہید ہے تو۔

یہ اعلان بھی بریلوی مسجدوں سے ہونے شروع ہو گئے ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آواز بڑھے گی کیونکہ آخر بریلوی جیسے بھی ہوں ان کو خدا اور محمد مصطفی ﷺ سے محبت ضرور ہے۔ محبت میں غلو بھی کرتے ہیں، مجھے اس سے انکار نہیں جب محبت زیادہ دیر تک بے لگام ہو کر چلتی رہے ایک رستہ پر تو محبت بھی بہت بڑھ کر غلو میں داخل ہو جایا کرتی ہے اور حقیقتوں کو بدلا دیا کرتی ہے لیکن یہ کہنا درست ہے پھر بھی کہ غلو ہے تو محبت ہی میں غلو ہے ناں، اس کے برعکس غلو نہیں ہے۔ بدقسمتی سے وھابی لوگوں نے اور دیو بندی لوگوں نے کلمہ توحید کے نام پر ایسا غلو اختیار کیا کہ حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی سچی محبت اور اللہ کی محبت کے نور سے بھی غافل ہوتے چلے گئے اور اب یہ دل خالی ہو گئے ہیں، ایسے دل بن گئے ہیں جہاں گھونسلے کی شکل تو باقی ہے، ان کے اندر کوئی زندہ پرندہ موجود

نہیں رہا، وہ محبت کا پرندہ جس کی پھڑ پھڑاہٹ محسوس ہو گھونسلے میں تو گھونسلے میں زندگی پیدا ہوتی ہے ۔وہ محبت کی پھڑ پھڑاہٹ اب ان کے دلوں میں باقی نہیں ہے۔اگر ایک ادنیٰ سا نور بھی محبت کا دلوں میں باقی ہوتا تو مر جاتے اس بات سے پہلے کہ اپنی زبان سے یہ کلام نکالتے کہ ہم کلمہ مٹانے جائیں گے، ہم کلمہ مٹا کے چھوڑیں گے، ہم قبلہ بدلانے جائیں گے ہم قبلہ بدلا کے چھوڑیں گے۔لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے بریلوی غلو کرنے والے غلطی خوردہ ہی سہی مگر بہر حال محبت میں غلو ہے اور احمدیت کی دشمنی پر ان کی محبت محمد مصطفیٰ ﷺ اور محبت خداوند غالب آتی چلی جارہی ہے۔ ہر چند کہ وہ بھی ہمارے شدید دشمن ہیں، ہر چند کہ کسی آنکھ ہمیں وہ پنپتا نہیں دیکھنا چاہتے لیکن اس محبت کا غلبہ ایسا ہے کہ اس نے ڈھانپ دیا ہے اس نفرت کو اور آج یہ آوازیں بلند کرنے لگے ہیں کہ جھوٹے ہیں جو کہتے ہیں کہ کلمہ مٹانا چاہئے، کسی کافر کی زبان سے بھی اگر کلمہ نکلے گا تو ہمیں خوش ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے محبوب کا نام ہے، خدا کی توحید کا اعلان ہے۔کوئی مشرک بھی یہ اعلان کرے گا تو ہمارے دل باغ باغ ہو جانے چاہئیں کہ دیکھو اللہ کی توحید کا ایک مشرک کی زبان سے بھی اعلان ہونے لگا ہے۔تو یہ آوازیں بڑھ رہی ہیں اور پھیل رہی ہیں۔نہ اس حکومت کو پتہ ہے کہ کیا ہو رہا ہے اور خدا کی تقدیر کس طرح ان کے ساتھ کھیل رہی ہے اور کیا ارادے رکھتی ہے ان کے ساتھ اور نہ ان بدقسمتوں کو پتہ ہے جو چند پیسوں کی خاطر خدا کے نام پر توحید کے علمبردار کہلاتے ہوئے بھی توحید کو مٹانے کے درپے ہو چکے ہیں جو ناموس مصطفیٰ ؐ کے نام پر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام کے اوپر سیاہیاں پھیرنے میں باک محسوس نہیں کرتے۔

بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں پاکستان پر لیکن میں پاکستان کے عوام سے اپیل کرتا ہوں خواہ وہ بریلوی ہوں، خواہ وہ دیوبندی ہوں، خواہ وہ شیعہ ہوں، کسی طبقہ فکر سے تعلق رکھتے ہوں وہ براہ راست علما کی کھیلوں میں ملوث نہیں ہوا کرتے لیکن ایک سادہ لوح مسلمان کے طور پر جہاں تک عوام کا تعلق ہے ان میں بریلوی کیا اور دیوبندی کہلانے والے کیا اور وہابی کیا اور دیگر فرقوں کے لوگ کیا ان کے سادہ سے ایمان میں کلمہ کو ایک نمایاں شان حاصل ہے۔اگر وہ غریب بھی ہیں تو ان کی گودڑیوں میں لعلوں کی طرح کلمے چمک رہے ہیں۔یہ وہ آخری چیز ہے جو ان کی زندگی کا سرمایہ ہے جس سے وہ بے انتہا محبت کرتے ہیں تو میں ان کو اس محبت کا واسطہ دے کر کہنا چاہتا ہوں کہ

اٹھو اور بیدار ہو اور ہر اس تحریک کی مخالفت کرو جو کلمہ مٹانے کی تحریک آپ کے پاک وطن سے اٹھتی ہے، مخالفت کرو اور بیدار ہو جاؤ اور حرکت میں آؤ کیونکہ اگر تم وقت پر حرکت میں نہیں آؤ گے تو خدا کی قسم خدا کی تقدیر تمہارے خلاف حرکت میں آجائے گی اور اس ملک کو مٹا کر رکھ دے گی جو آج کلمہ کے نام کو مٹانے کے درپے ہوا ہوا ہے۔ جس ملک کو کلمہ نے بنایا تھا، کلمہ میں اتنی طاقت ہے کہ اگر اس کلمہ کو مٹانے کے لئے وہ سارا ملک بھی اکٹھا ہو جائے تو وہ کلمہ پھر بھی غالب آئے گا اور وہ ملک اس کلمہ کے ہاتھوں سے توڑا جائے گا جس کو کسی زمانہ میں اسی کلمہ نے بنایا تھا۔ اللہ اس وقت سے ہمیں بچائے اور محفوظ رکھے اور اس قوم کو عقل دے اور ان کے تالوں کو توڑ دے۔ یہ ہوش سے بیدار ہوں کہ کہاں سے آئے تھے اور کہاں چلے گئے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:

یہ خطبہ زیادہ تر قوم سے ہی خطاب تھا تو بحیثیت مجموعی اس میں احمدی کے لئے کوئی نمایاں الگ پیغام تو نہیں تھا لیکن یہ میں جانتا ہوں اور ہر احمدی کو علم ہے اس لئے کسی الگ پیغام کی میں نے ضرورت محسوس نہیں کی کہ **احمدی کسی قیمت پر بھی کلمہ سے جدا نہیں ہوں گے۔ ان کی زندگیاں ان کو چھوڑ سکتی ہیں مگر کلمہ احمدی کو نہیں چھوڑے گا اور احمدی کلمہ کو نہیں چھوڑے گا۔ ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر سکتی ہے مگر کلمہ کو ساتھ لے کر اٹھے گی اور ناممکن ہے کہ ان کی روح سے کلمہ کا تعلق کاٹا جائے۔ ان کی رگ جان تو کاٹی جاسکتی ہے مگر کلمہ کی محبت کو ان سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔**

احمدیوں کی کیفیت تو یہ ہے کہ جس طرح حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے ظاہری وجود کو جب خطرہ تھا تو انصار کے دل سے ایک بے ساختہ آواز اٹھی تھی کہ یا رسول اللہ! ہم آپؐ کے آگے بھی لڑیں گے اور آپؐ کے پیچھے بھی لڑیں گے آپؐ کے دائیں بھی لڑیں گے اور آپؐ کے بائیں بھی لڑیں گے اور خدا کی قسم دشمن نہیں پہنچ سکتا آپؐ تک جب تک ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ نکلے۔ (السیرۃ الحلبیہ جلد دوم نصف اول صفحہ: ۳۸۵ ذکر غزوۃ بدر) آج حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا ظاہری وجود تو ہم میں نہیں ہے لیکن آپؐ کی یہ پاک نشانی ہمیں دل و جان سے زیادہ پیاری ہمارے اندر موجود ہے یعنی وہ کلمہ طیبہ جس میں توحید باری تعالیٰ کا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات کے ساتھ اتصال ہوتا ہے جو کچھ بھی عزیز تر ہو سکتا ہے انسان کو وہ سب اس میں مجتمع ہے اس لئے ہم حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو مخاطب

کر کے یہ وعدہ ضرور کرتے ہیں کہ اے خدا کے پاک رسولؐ جو سب محبوبوں سے بڑھ کر ہمیں محبوب ہے خدا کی قسم تیری اس پاک نشانی تک ہم لوگوں کو نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم اس کے آگے بھی لڑیں گے اور اس کے پیچھے بھی لڑیں گے اور اس کے دائیں بھی لڑیں گے اور اس کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن کے ناپاک قدم نہیں پہنچ سکیں گے جب تک ہماری لاشوں کو روندتے ہوئے یہاں تک نہ پہنچیں۔ اس لئے یہ تو ہر احمدی کے دل کی آواز ہے۔

میں نے یہ سوچا کہ چونکہ ظاہری طور پر ذکر نہیں تھا میں خطبہ ثانیہ کے درمیان اس کا ذکر کر دوں ورنہ احمدی یہ نہ سمجھیں کہ دوسروں کی باتیں تو بتاتے رہے ہیں ہمارے دل کی کیفیات کو آواز نہیں دی، ان کو زبان عطا نہیں کی تو یہ وہ زبان اور سچی زبان ہے جو ہر احمدی کے دل کی زبان ہے آسمان کا خدا اس زبان کو سنے گا اور اسے ضائع نہیں کرے گا۔ ہر قربانی کے لئے آپ تیار رہیں کوئی بھی پرواہ نہ کریں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں سے ایک قدم بھی ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ ہمارے پیچھے کلمہ کا ایک پہاڑ ہے جو ہماری پشت پناہی کر رہا ہے اس لئے اب ہمارے لئے آگے بڑھنے کا راستہ تو ہے پیچھے ہٹنے کا ایک قدم بھی باقی نہیں رہا۔ یہ وہ دامن ہے کلمہ کا جہاں ہم سب کچھ نچھاور کرنے کیلئے تیار ہیں پھر دشمن جو چاہتا ہے آزما کر دیکھ لے کسی ایک احمدی کو بھی بزدل اور کمزور اور زنخا بنا ہوا نہیں پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔